مرثیہ کے چند بند (بند ۱۲)

حسان الہند مولانا سید کامل حسین نقوی کامل جائسی (برادر خطیب اعظم)

(۱)

بحارِ قدس کا پاکیزہ گوہرِ نایاب
زمینِ گلشنِ تسبیح کا گلِ شاداب
وفورِ رحمتِ غفّار کا کریم سحاب
مخاطبِ احدیت خطیبِ راہِ ثواب
فلک کو خاکِ قدم جس کی ہاں نہیں ملتی
حریم کعبہ میں اس کو اماں نہیں ملتی

(۲)

انہیں سے کعبہ ہے کعبہ یہ سب کو ہے معلوم
انہیں کے جد سے ملے ہیں عبادتوں کے رسوم
ہوئی ولادتِ حیدرؑ یہ کعبہ کا مقسوم
وگرنہ خانۂ حق ہوتا، خانۂ معصوم
مُقر جہان ہے بیت الحرم کی رفعت کا
مگر شرف ہے سوا آپ کی زیارت کا

(۳)

کمال فکر میں تھے سبط سید الثقلین
کہ پاسِ حرمتِ کعبہ تھا شہؑ کا فرض العین
جہانِ امن حرم تھا مگر یہ تھے بے چین
کہ حج کو آئے تھے کتنے برائے قتلِ حسینؑ
زمینِ پاک پہ گرتا لہو جو عصمت کا
تو پہلے وقت سے امکان تھا قیامت کا

(۴)

رُکے حسین علیہ السلام حج نہ کیا
کہ حج کو عمرے سے بدلا، تمام حج نہ کیا
الم سے ہل گئے رُکن و مقام حج نہ کیا
تڑپ کے رہ گیا بیتُ الحرام حج نہ کیا
سُنے نہیں یہ ستم دہر میں کسی کے لئے
یہ ایک باب بڑھا اور بے کسی کے لئے

(۵)

ہر ایک ملک کے افراد تھے جو حج میں شریک
سبھوں کی آنکھ میں کُل دہر ہو گیا تاریک
مگر یہ امر نہ آیا سمجھ میں بالکل ٹھیک
کھٹک کے رہ گیا ذہنوں میں مطلبِ تشکیک
کہ حج کو عمرے سے کیوں شاہؑ نے بدل ڈالا
یہ کس نے نیّتِ معصوم میں خلل ڈالا

(۶)

یہ پالیسی اموی تاجدار کی جو تھی
کہ ہو کسی پہ ہویدا نہ قتلِ سبطِ نبیؐ
نبیؐ کا لال نہ کہتے تھے کہتے تھے باغی
امیرِ شام پہ اک شاہ نے چڑھائی کی
چلو مدد کو لڑائی میں لعل و گوہر لو
کرو یہ کام تو جھولی مراد کی بھر لو

(۷)

یہاں تلک تھا یہ مخفی کہ حُرِ عالی جاہ
یہ جانتا تھا کہ دعوت میں آرہے ہیں شاہ
اسی خیال میں تھا حُر جو روک لی تھی راہ
وگرنہ حُر سے نہ ہوتا یہ مطلبِ جانکاہ
یہ بات وہ تھی گوارہ نہ جو کبھی کرتا
کیا جو بعد میں پہلے سے حُر وہی کرتا

(۸)

تھا راز اتنا کہ ابنِ زیادِ بد انجام
پسر سے سعد کے تصریح سے نہ لے سکا نام
دیا قبالۂ رے پہلے پھر کئے ہیں کلام
کہ ملک رَے ہے فقط اتنی بات کا انعام
شہید لختِ دلِ سید البشرؑ ہو جائے
تری حکومت رَے ہے یہ بات اگر ہو جائے

(۹)

ادھر سیاستِ شبیرؑ کا یہ منشا تھا
کہ بے نقاب ہو اک ظلم و جور کی دنیا
طِلا کے ڈھیر میں چھپنے نہ پائیں اہلِ جفا
انہیں کے مال سے پیشانیوں کو داغ دیا
قسیمِ نار و جناں کا حسینؑ بیٹا تھا
جہاں سے جنت و دوزخ کو بانٹ کر اٹھا

(۱۰)

جو جانتے نہ تھے ان کو بروزِ عاشورا
وہ سب ہے خطبے میں جس جس طرح سے سمجھایا
اَنَا بْنُ مَقْصَدِ طٰہٰ اَنَا بْنُ کَھْفِ وَرَیٰ
ہے ٹیس سینۂ مومن میں آج تک یہ صدا
جو پیاس کے نہیں قائل وہ یہ صدا سُن لیں
سنیں تو اُقْتُلُوا عَطْشَانَ کی ندا سُن لیں

(۱۱)

اِدھر مآل کے حجاج منتظر تھے اُدھر
دہم کو ذبح ہوا جب نبیؐ کا لختِ جگر
مَلک فلک پہ تھے گریاں زمیں پہ جن و بشر
ندیم وحی نے اپنی زباں سے دی یہ خبر
بلند مرتبہ شاہے ز صدرِ زیں افتاد
اگر غلط نکنم عرش بر زمیں افتاد

(۱۲)

عجب طرح کا جو یہ واقعہ تھا حسرت ناک
نہ چھپ سکی خبرِ ابنِ سیدِ لولاک
الم سے قدسیوں کے ہو گئے کلیجے چاک
کہ آسمان پہ پہنچی تھی جبر و ظلم کی خاک
نہ چھپ سکا کہ دلوں میں غضب کی ہلچل تھی
یزیدیت کے لئے یہ شکستِ اوّل تھی

❁❁❁

صفحہ ۵۲ / کا بقیہ۔۔۔

(۷۹)

موقع تعجب کا نہیں اس گردشِ افلاک پر
روئے گا عالم مدتوں افسانۂ غمناک پر
ہوں گے ستم بعدِ ستم میرے دلِ صد چاک پر
سوتی ہو سینہ پر مرے لیٹو گی بی بی خاک پر
رخ پر طمانچوں کے نشاں اور زخم دونوں کان میں
ہوگی کلائی میں رسن جاؤ گی جب زندان میں

❁❁❁